و من یتوکل علی الله فهو حسبه

الحمد لله والمنه این کتاب مستطاب پر فضایل و کرامت معدن خیر و برکت المسمی به

[illegible]

قصائد کاظمی ۱۲۹۶

باهتمام کارپردازان کارخانهٔ محمد نظام الدین تاجر کتب ساکن باغ نظام الدین احمد خان اندرون کابل دروازه

در مطبع نظام المطابع واقع مدراس مطبوع گردید

غزل در نعت شریف جناب سید سادات علیه افضل التحیة والتسلیمات

فخر عالم حبیب یزدانی
عین رحمت رسول رحمانی
رازدار رموز ما اوحی
محرم سر وحی ربانی
حسن و خلق و جمال و خوبی مین
بے مثال و نظیر و لاثانی
فخر ہے واسطے سلیمان کے
در دولت کی انکے دربانی
اونکے خورشید رخ کا تھا پرتو
حسن بیمثل ماہ کنعانی

سبب نظم کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیجئے کس زبان سے شکر خدا ۔ کین عطا اس نے نعمتین کیا کیا
ہر سر مو ہو گر ہزار زبان ۔ ہر زبان سے کرون ہزار بیان
مو برابر نہو سکے تقریر ۔ حمد خلاق و شکر رب قدیر
ہی وہ معطی و منعم و وہاب ۔ جسکی رحمت کا کچھ نہین ہی حساب
ہی عنایات ایزد غفار ۔ یون تو ہم سب پہ بیحساب و شمار
ہی بڑا یہ عجیب فضل و کرم ۔ کہ مخاطب کیا بخیر امم
شکر کسطرح سے کرین اسکا ۔ کہ کیا امت حبیب خدا
وہ رسول خدا شفیع امم ۔ ہی لقب جنکا رحمت عالم
ان کے حق مین خدا نے فرمایا ۔ تمکو رحمت کیواسطے بھیجا
ہمپہ احسان یہ کیا کیا ۔ اونکی امت مین جو کیا پیدا
واہ کیا ذات پاک حضرت ہی ۔ عین رحمت ہی عین رحمت ہی

تھا شمایل کا ترجمہ جو لکھا | نام اسکا بہار خلد رکھا
نام اسکا نسیم جنت ہی | جادۂ مستقیم جنت ہے
نکہت باغ مصطفائی ہے | بوے ایمان یہان سمائی ہے
اُن حدیثون کے نظم کا ہی خیال | جنمین ہے حب احمدی کا حال
اور ورد درود کی تفصیل | وصف جسکا ہی خارج تفصیل
اور توصیف اہل بیت کرام | اونکی اوپر ہزار بار سلام
اور وصف صحابۂ حضرت | اونپہ نازل خدا کی ہو رحمت
اور گور و لحد کی وہ شدت | الم و درد و دہشت و وحشت
ہی جو وہ گور امتحان کا مقام | وہان بھی آتا ہی کام آپ کا نام
وحشت گور جب ستاتی ہے | حب احمد ہی کام آتی ہے
یا الٰہی بحق آل رسول | نظم کافی کو کیجیو مقبول
اب تو دل چاہتا ہی یون میرا | کہ لکھون یک غزل بضمن دعا

غزل

دے مجھے راہ راست یا اللہ | نہ ہون کج نگاہ یا اللہ
بطفیل نبی شفیع اُمم | بخش میرے گناہ یا اللہ
دم آخر تلک ہو میرے نصیب | دین و ایمان کی چاہ یا اللہ
ہو میرا خاتمہ مع الاثبات | کلمۂ لا الٰہ یا اللہ

حدیث اول

۳

عن انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ متفق علیہ

[illegible] یا اللہ
[illegible] یا اللہ
[illegible] یا اللہ
[illegible] یا اللہ

ہی انس اس حدیث کا راوی
خادم بارگاہ مصطفوی
ہی بہت معتبر سناتا ہی
بات ایمان کی بتاتا ہی
واہ کیا خاطر [illegible] بشارت [illegible]
[illegible] کہا رسول خدا نے فرمایا
[illegible] ایک بھی [illegible]
[illegible] میری الفت کا [illegible]

کہ مجھکو اپنے باپ و بیٹے سے	وہ بہرحال دوست تر سمجھے
اور کوئی بشر زمانے کا	اوسکو محبوب ہو نہ میرے سوا
ہووے اسدرجہ مجھپہ جب قربان	ہی بجا اسکو دعوے ایمان
الغرض حب احمد مختار	اونکے اوپر سلام لاکھون بار
مومنون کو تو عین ایمان ہے	دیندارونکو راحت جان ہی

غزل در نعت شریف جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق احمد سے دلکو راحت ہی	۱	کیا ہی اللہ کی عنایت ہی
ذات پاک محمد عربی	۲	عین رحمت ہی عین رحمت ہی
حب احمد کا نام ہی ایمان	۳	او محبو تمھین بشارت ہے
گر میسر ہو آپ کی چاہت	۴	کیا ہی دولت ہی کیا ہی دولت ہی
روش درراہ دین مصطفوی	۵	واہ کیا کوچہ سلامت ہی
ہو سکے کس سے نعت پاک رقم		کس کی کام و زبان طاقت ہی
جرم کافی تو بخشدے یارب		یہہ بھی خیر البشر کی امت ہی

حدیث دوم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ

سامنے آپ کے ای مہر سپہر رحمت	عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
شدت مرض و محن جرم و گنہ کی کثرت	تا غم و درد کو اظہار نمایاں کیجے
التوائی رحمت عالم لب اعجاز کیساتھ	کافی خستہ دل ریش کا درمان کیجے

حدیث سوم

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ رَوَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابن مسعود سے روایت ہے	حاصل معنی محبت ہے
اس صحابی نے یہ کیا اظہار	کہ جناب نبی شہ ابرار
بزبان مبارک عالی	کرتے تھے یہ بیان خوشحالی
کہ جسے جس کسی سے الفت ہو	سبب موجب معیت ہو
یعنے ہوویگا وہ اسیکے ساتھ	حب واثق ہیں جسکے ہیں ذرات
واہ وا کیا خبر ہوئی مروی	جسکے سننے سے آئے دل کو خوشی
کرچکا اس حدیث کو بھی تمام	کر مناجات کافی ناکام

مناجات

یا الٰہی حشر میں خیر الوری کا ساتھ ہو	رحمت عالم جناب مصطفی کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہے یہی ذرات میری التجا	روز محشر شافع روز جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب قریب نیزہ آوے آفتاب	اس سزاوار خطاب والضحی کا ساتھ ہو

۵

۶

غزل در نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تو کچھ کثرت عبادت سے ہے	نہ متابع و فور طاعت سے ہے
ہان مگر دوستی خدا سے ہے	اور الفت بھی مصطفےٰ سے ہے
آپ نے تب یہ بات فرمائی	اور ارشاد یہ حقیقت کی
کہ تجھے جس کسی سے الفت ہے	سبب و موجب معیت ہے

غزل در نعت

لب جان بخش سے کیا خوب بیان فرمایا	حب و الفت کی حقیقت کو عیان فرمایا
اس لب لعل کے اور کام و زبان کے صدقے	جس زبان سے یہ سخن جان جہان فرمایا
اہل ایمان کے لئے تو وہ کلام حق ہے	تمنے جو افضل پیغامبران فرمایا
شب فرقت مین ہوئی عید محبون کے لئے	مژدہ وصل جو ای سرو روان فرمایا
گو کہ ہم آج تڑپتے ہیں شب فرقت مین	کل کا وعدہ تو بھلا آپنے وہان فرمایا
قابل نار ہوا جسکو کہا ناری ہے	وہ بہشتی ہے جسے اہل جنان فرمایا
رشک فردوس ہوا دیر کہن ای کافی	جب سے یہان سرور عالم نے مکان فرمایا

حدیث پنجم مواہب لدنیہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ فِی الْمَوَاہِبِ اللَّدُنِّیَّۃِ

یہ روایت بصورت مرفوع	رکھتی ہے اسطرح ظہور و قوع

حدیث ششم

عليه وآله وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب فقال
له عمر يا رسول الله انت احب الي من كل شيء الا نفسي
فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا والذي نفسي بيده حتى
اكون احب اليك من نفسك فقال له عمر فانه الآن و
الله لانت احب الي من نفسي فقال النبي عليه السلام الآن يا عمر

راوی خوش کلام ابن ہشام — خادم بارگاہ خیر انام
اس روایت کو ہی رواں کرتا — اور یہ حال ہی بیان کرتا
عاشقانہ کلام کرتا ہے — یہ سخن دلنشین کام کرتا ہے
کہ ہمراہ سرور عالم — یعنی تھے ایک روز حاضر ہم
اس گھڑی عین مرحمت کے ساتھ — تھے وہ پکڑے ہو عمر کا ہاتھ
بخت فاروق تھا بلندی پر — اور معراج ارجمندی پر
کیا ہی رتبہ عمر کو حاصل تھا — دست دست نبی سے واصل تھا
دستگیر خلایق عالم — ساتھ اُس یار کے تھے گرم کرم
جس گھڑی یہ عمر نے دیکھا حال — یہ عنایات اور یہ افضال
بجناب نبی حبیب خدا — اپنی الفت کا حال عرض کیا
کہ مجھے آپ سے یہ الفت ہے — اور اسطرح کی محبت ہے
کہ بجز ذات سید ابرار — کوئی محبوب اب نہیں زنہار

غزل در نعت

حدیث منقول از کتاب مواہب لدنیہ

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما اقترف آدم الخطيئة قال يا رب اسألك بحق محمد لما غفرت لي فقال الله يا آدم وكيف عرفت محمدا ولم اخلقه قال لانك يا رب لما خلقتني بيدك ونفخت في من روحك رفعت رأسي فرأيت على قوائم العرش مكتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الى اسمك الا احب الخلق اليك فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه لاحب الخلق الي واذ سألتني بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك

۸

شاید آجائین طریق راستی پر بے ادب — درس عشق مصطفائی کو سنانا چاہئے

جسکو کچھ بہرہ نہین حب شہ ابرار سے — اسکو بیہودہ دعوی الفت مین جانا چاہئے

قول یہ میرا نہین قول شہ ابرار ہے — مخبر صادق کے فرمانیکو مانا چاہئے

کچھ بھی گر دل مین تمہارے خواہش ایمان ہے — ہر بشر سے آپکو محبوب جانا چاہئے

جان و دل قربان کرو حب شہ ابرار مین — مغفرت کے واسطے کچھ بھی ٹھکانا چاہئے

گر رضائے حق تعالے دوستو منظور ہے — نقش حب احمدی دل پر جمانا چاہئے

روی اطہر جو ہے والا حبذا اصل علی — ایسے محبوب خدا پر دل لگانا چاہئے

شاہد اخلاق حضرت آیت خلق عظیم — والضحی وصف رخ پرنور جانا چاہئے

واصف چشم مبارک آیت مازاغ ہے — وصف گیسو سورۂ واللیل جانا چاہئے

جان احمد کی خدا نے یاد کی کھائی قسم — ہمکو سوگند نبی کیونکر نہ کھانا چاہئے

یاد کر لطف تبسم سید کونین کا — دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہئے

سیر کافی ہی نہین ممکن ہے نعت پاک سے — عندلیب زار کو گل کا فسانا چاہئے

ایضاً غزل دوم

صبح محشر شان محبوبی دکھانا چاہئے — خندۂ دندان نما سے مسکرانا چاہئے

آب و تاب حسن عالم گیر کی اعجاز سے — آفتاب حشر کی تیزی بجھانا چاہئے

گیسوی مشکین دکھا کر عرصۂ عرصات مین — اپنی مشتاقوں کو دیوانہ بنانا چاہئے

جلوۂ قد مبارک سایۂ قامت کے ساتھ — ہمکو خورشید قیامت سے بچانا چاہئے

ایسا فاروق نے بیان کیا — کہ حبیب خدا نے فرمایا
یعنے جسدم جناب آدم سے — ہوئی سرزد خطا اس اکرم سے
بوالبشر نے دعا خدا سے کی — التجا ذات کبریا سے کی
کہ محمد کے واسطے یارب — میری تقصیر بخشدے یارب
یہ حکم ہوا رب امجد کا — کس طرح جانا نام احمد کا
اب تلک وہ نہین ہوا پیدا — تو نے کسطرح اسکو پہچانا
کہا آدم نے اے خدای کریم — رب غفار ای رحیم قدیم
تو نے میرے تئین بنایا جب — روح بھی مجھ مین پھونکدی یارب
ہینے اسدم جو سر اٹھا دیکھا — پایۂ عرش پر لکھا دیکھا
کلمۂ لا الہ الا ہو — اور نام محمد خوشخو
یہ محمد کا نام پایا اللہ — دیکھکر تیرے نام کے ہمراہ
رتبۂ احمدی کو پہچانا — اور حال محمدی جانا
جسکو بخشا یہ رتبہ مرغوب — افضل خلق ہی ترا محبوب
جسکا یہ درجۂ مبارک ہے — تیرا محبوب وہ بلاشک ہے
پھر خدا کیطرف سے حکم آیا — آدم بوالبشر سے فرمایا
کہ کیا تو نے ٹھیک ٹھیک کلام — میرا محبوب ہی یہ خیر انام

غزل در نعت

آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ

بو امامہ سے کیا روایت ہی
کیا خوشی کی خبر سناتا ہے
واہ کیا فضل کبریائی ہے
یہ عنایات سرور عالم
اس کلام وبیان کے صدقے
اوس مبارک لسان کے قربان
یہ جو ارشاد مصطفی کا ہے
شکر اُسکا اوا کرین کیونکر
الغرض یون نبی نے فرمایا
اُسکو حاصل خوشی کی بات ہوئی
اور جسنے نہین مجھے دیکھا
دین کو مرے اختیار کیا
واسطے اُنکے سات بار خوشی
واہ کیا مژدہ عجائب ہے
کیا ہی مژدہ سنادیا ہمکو

واہ کیا مژدہ بشاشت ہی
کیا ہی مہجورونکو ہنستا ہی
کیا ہی الطاف مصطفائی ہے
زخم دل پر ہے صورت مرہم
اوس زبان ودہان کے صدقے
اُس لب درفشان کے قربان
یہ مکان حمد کبریا کا ہے
ہی یہ نعمت قیاس سے باہر
کہ مجھے جس کسی نے دیکھ لیا
خرمی ایک اسکے ساتھ ہوئی
غائبانہ ہوا مرا شیدا
اور ایمان کا اقرار کیا
جسنے کی غائبانہ دینداری
کیا ہی دولت نصیب غایب ہے
عین غم مین ہنسادیا ہمکو

حدیث دویم از تصنیف جلال الدین سیوطی کتاب جامع

لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك ما خلقت الدنيا

یہ کلام وبیان سلمان کا
ایکدن ہیں جبرئیل امین
اور اسطرح سے پیام دیا
کہ اگر مین نے از رہ تکریم
مین نے اپنا تجھے حبیب کیا
نہ کیا ہی کوئی بشر پیدا
ای نبی افضل بشر تو ہے
اور دنیا اور اہل دنیا کو
کہ وہ پہچانے مرتبہ تیرا
مین نکرتا اگر تجھے پیدا
کیا حبیب خدا کی عزت ہی

ہی مناقب حبیب یزدان کا
ہوے حاضر بخدمت شہ دین
کہ تمہین ہے خدانے فرمایا
کیا اپنا خلیل ابراہیم
یعنے یہ رتبہ عجیب دیا
مین نے تجھسے بزرگ تر پیدا
پاس میرے بزرگ تر تو ہے
واسطے تیرے لایا ای خوشخو
اور سب جانے مرتبہ تیرا
کاہیکو ہوتی خلقت دنیا
جسکی باعث تمام خلقت ہی

غزل در نعت

طفیل سرور عالم ہوا سارا جہان پیدا
زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا

نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم
نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا

شہ لولاک کی باعث حبیب پاک کی باعث
جناب حقتعالے نے کیا کون و مکان پیدا

ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے
نسیم نوبستان پیدا بہار گلستان پیدا

غزل در نعت

غزل در نعت

منکر کلمۂ طیب کے لئے دوزخ ہے اپنی محسن شہ لولاک کی کافی صدقے	جو مقر ہی اُسے فردوس کی نعمت حاصل جسکے باعث سے ہوئی دین کی دولت حاصل

حدیث یازدہم از کتاب جامع صغیر

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ اَتَانِی جِبْرَئِیلُ فَقَالَ اِنَّ رَبِّی وَرَبُّكَ یَقُولُ لَكَ تَدْرِی كَیْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ قُلْتُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ لَا اُذْكَرُتَ مَعِی

ہی روایت ابوسعید نے کی	کہ حبیب خدا جناب نبی
یہہ حقیقت زبان پر لاسے	کہ مرے پاس جبرئیل آئے
اوراسطرح مجہسے کی تقریر	کہ ترا اور میرا رب قدیر
تمسے کہتا ہے اے نبی دانا	تمنے کچہ جانا اور پہچانا
رفعت ذکر کسطرح سے بہلا	ہین سنے کی تجکو اے حبیب عطا
بولے حضرت یہہ ماجرا اسکا	ہی خدائے علیم دانا تر
جانب حق سے جبرئیل امین	پہر مخاطب ہوے کہ اے شہ دین
ہی یہ رب رحیم کا ارشاد	واسطے تیرے اے کریم نہاد
کہ تمہین ہی وہ مرتبہ بخت	ذکر مین اپنی ساتھ یاد کیا
کیا نبی پر ہی لطف یزدانی	مدح خوان کیجئے ثنا خوانی

١٣

سورۂ دہر سے ثابت ہیں مناقب جسکا | وہ علی حیدر کرار ہی سبحان اللہ
مدح خوان کافی محتاج بجائے محروم | رحمت عام یہ دربار ہی سبحان اللہ

حدیث دوازدہم از کتاب جامع صغیر تالیف جلال الدین سیوطی

زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ

ہی جو وہ جامع صغیر کتاب | کتب معتبر کا لب لباب
یہ بیان اس کتاب مین آیا | کہ رسول خدا نے فرمایا
یعنے پڑھ کر درود اے لوگو | اپنی تم مجلسون کو زینت دو
مجھ پہ بھیجوگے جو درود و سلام | نور ہو جائیگا بروز قیام
وہ درود و سلام روز نشور | پڑہنے والیکے واسطے ہی نور
سن میری بات کافی ناکام | بجناب رسول بھیج سلام

غزل در نعت

السلام ای خاتم دور رسالت السلام | ای وجودت مطلع انوار رحمت السلام
السلام ایماہ کامل بر سپہر اصطفا | السلام ای مہر رخشان جلالت السلام
السلام ای پیشوائے جادۂ صدق و صفا | السلام ای ہادی راہ ہدایت السلام
السلام ای جوہر آئینہ خلق عظیم | السلام ای گوہر بحر فتوت السلام

۱۳

بندۂ کافی بخدام جناب مصطفی
میکند معروض اما باین تزئین السلام

حدیث سیزدہم از مشکوٰۃ
باب الصلوٰۃ علی النبی صلعم

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا

ای ابو طلحہ راوی ...
واقف حال سید اولی ...

عنوان نعت

اس حقیقت سے کر گیا آگاہ　　کہ جناب نبی رسول اللہ
لائے تشریف ایکدن باہر　　تھی خوشی چہرۂ مبارک پر
تازگی و سرور و خوشحالی　　لائق حال فارغ البالی
عین فرحت کے ساتھ پیشانی　　مطلع آفتاب نورانی
روی پرنور و عارض تابان　　اثر خورمی سے نورافشان
صبح صادق جبین نورانی　　عالم آراکشادہ پیشانی
حبذا کیا جبین والا ہے　　کیا ہی صل علی یہ سیما ہے
کیا کہون وصف عالم خوبی　　ہے بہار ریاض محبوبی
مطلع صبح آفرینش ہے　　آفتاب سپہر بینش ہے
نوبہار حدیقۂ ہستی　　انتخاب صحیفۂ ہستی
لعل لب مین تبسم مستور　　عاشقون کی نظر مین شعلۂ طور
کیجئے یہان تو جان کو صدقے　　جان کیا سب جہان کو صدقے
قوس ابرو و چشم پر انوار　　جسکے دیکھے سے آئے دلکو قرار
کیا کہون خوبی و جمال کا حال　　عین اعجاز ہے یہ حسن و جمال
گر لکھون حلیۂ شمائل کو　　حشر تک دفتر خصائل کو
ایک وصف بھی اختتام نہ ہو　　مجھ سے پورا کبھی یہ کام نہ ہو
ذکر روی شریف آیا تھا　　اس لئے دل نے جوش کھایا تھا

غزل در نعت

السلام ای نبی عالی نسب [illegible]
السلام ای [illegible] خلاصہ ایجاد [illegible]
السلام ای حبیب یزدانی [illegible]
السلام ای رسول حقانی [illegible]
السلام ای نبی شفیع [illegible] رحمت عالم
[illegible] احسان و [illegible] بنیان
عین [illegible] السلام ای کلید [illegible]
السلام ای رفیق [illegible]
السلام ای شفیق غمخواران
السلام [illegible]

تنبیہ

ہے کتاب دلائل الخیرات	مخزن و مجمع سلام و صلوات
جو حدیثین وہان ہوئی ہین وارد	بصفات صلوۃ و درود درود
وہان مصنف نے اختصار کیا	واسطے اور سند کو چھوڑ دیا
جو حدیثین وہان سے لین مین نے	بے سند ویسی ہی لکھین مین نے

حدیث چہاردہم از دلائل الخیرات

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِي اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

ہے حدیث دلائل الخیرات	کہ جناب نبی ستودہ صفات
دیتے تھے بس یہی نوید عجیب	کہ بتحقیق ہے وہ میرے قریب
جس کسی نے بہت پڑھا ہے درود	مجھپہ وہ بھیجتا رہا ہے درود
جس نے کی ہے درود کی کثرت	اُسکو اسطرح کی ملی دولت
حشر مین میرے پاس آویگا	جس نے کثرت سے ہے درود پڑھا
اس فضیلت کو ہمدمو سوچو	جسقدر ہوسکے درود پڑھو
جو فدائے درود خوانی ہے	اسکو کیا عیش جاودانی ہے
جبکہ حضرت نبی کا ساتھ ملے	حشر مین پھر نکیون نجات ملے

بجناب تو [illegible] صلوۃ و سلام

حدیث پانزدہم دلائل الخیرات

15

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم [illegible]

[illegible]

16

غزل در نعت

نام حضرت پہ لاکھ بار درود	بے عدد اور بیشمار درود
ہمکو پڑہنا خدا نصیب کرے	دمبدم اور بار بار درود
کون جانے درود کی قیمت	ہی عجب ورد شاہوار درود
مومنو آپ پڑہی جاؤ	باادب اور باوقار درود
تاکے عشق کل مین نوحہ کرے	گل سے بہتر ہے یہ ہزار درود
جاے مرہم ہی دل افگار ونکو	راحت جان بیقرار درود
نزع مین گور مین قیامت مین	ہر جگہہ یار غمگسار درود
جو محب نبی ہے ای کافی	چاہئے اسکو بار بار درود

حدیث شانزدہم دلائل الخیرات

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ ++

شاہ والانسب نے فرمایا	ایسا محبوب رب نے فرمایا
یعنے گر تم درود پڑہتے ہو	روز جمعہ بہت درود پڑہو
کرو اُس دن درود کی کثرت	تاکہ حاصل ہو تمکو یہہ دولت
کہ بچو تم شرار دوزخ سے	اور اس تیز نار دوزخ سے

اللّٰهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته حلت شفاعتي يوم القيامة

غزل در نعت

واصف شاہ مرسلان کے لئے	کیا عطا ہی درود خوان کے لئے

غزل در نعت

جناب مصطفی پر رات دن صل علی کیجے	درود و رحمت و صلوات حضرت پر پڑھا کیجے
صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے	جہاں تک ہو سکے اس موجب ایجاد عالم کی
تمامی شادی و غم رنج و راحت کو رہا کیجے	محبو و مستو شغل ثنای مصطفائی مین
خدا پاک سے حب نبی کی التجا کیجے	کمال دین و ایمان کی اگر خواہش ہی اے اہل رو
بعشق سرور عالم فدا کیجے فدا کیجے	تمامی دولت دنیا اگر حاصل ہو کافی

حدیث ہیز و ہم دلائل الخیرات

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ

او نکی اوپر تحیت و تحسین ہو	ہی یہ قول جناب سرور دین
جو کوئی یہہ دعا پڑھے بہ نیاز	کہ بوقت سماع بانگ نماز
سننے والی نے یہہ دعا مانگی	اور جسدم سنے اقامت بھی
روز محشر برای استخلاص	آئی او سپر مری شفاعت خاص
گوش جان سے اب اس دعا کو سنو	مومنو قول مصطفی کو سنو

دعاے اذان

١٧

لکھنے والیکے واسطے دن رات	بھیجتے ہین ملک درود وصلات
یعنے جب تک وہان ہی آپ کا نام	اور اسپر لکھا درود وسلام
جو ملک اسکے رازدان ہونگے	ہر کاتب درود خوان ہونگے
اور راوی جو بوسلیمان ہے	اوسنے اسطرح سے کہا یہان ہے
کہ کوئی شخص گر سوال کرے	حق تعالی سے عرض حال کرے
ابتدا وہ کرے درود کے ساتھہ	پھر کرے وہ گزارش حاجات
کر چکے جب کہ مدعا کو تمام	چاہیے پھر پڑہے درود وسلام
یعنے مطلب سے اول وآخر	اسکو ورد درود ہے بہتر
کہ بدرگاہ خالق معبود	ہی قبول اور مستجاب درود
ہو درودون کے بیچ مین جو دعا	کیون نہ اوسکو کرے قبول خدا
حق تعالی ہے اجود وہاب	اُسکی رحمت ہی بیشمار وحساب
دور ہی اسکی شان رحمت سے	اور اندازۂ عنایت سے
کہ درودونکو مستجاب کرے	اور سائل کو رد باب کرے
بلکہ ہمکو یقین سب ہے کامل	جو دعا ہو درود کے شامل
وہ درود اور وہ دعا ہے قبول	بطفیل نبی جناب رسول

غزل در نعت

ہر مرض کی دوا درود شریف	دافع ہر بلا درود شریف

ایک ساعتمین عمر بھر کی گناہ	کرتا معدوم اور فنا ہے درود
حشر کی تیرگی سیاہی مین	نور ہی شمع پر ضیا ہے درود
چہوڑ تومت درود کو کافی	راہ جنت کا رہنما ہے درود

حدیث بست ویکم دلائل الخیرات

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ خَطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ

رحمۃ العالمین نے فرمایا	خاتم المرسلین نے فرمایا
کہ ہوا جو درود سے غافل	نرہا وہ درود مین شاغل
میرے اوپر درود کیا نہ پڑہا	صاف جنت کی راہ بھول گیا
جسنے چہوڑا درود خوانی کو	گم کیا عیش جاودانی کو
ہے یہہ کافی مقام خوف ورجا	کر مناجات اور مانگ دعا

مناجات

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی	خدائے کبریائی بادشاہی
تری یارب وہ ہی درگاہ اجلال	مآب وملتجائے اہل آمال
اگر فضل وکرم اک آن کردے	تمامی مشکلین آسان کردے
رہے کوئی نہ دام غم کا قیدی	اُٹھے دنیا سے نام ناامیدی

اس فرشتے کا دوسرا بازو
جائیگا انتہا سے مغرب کو
اور اسکے وہ دونوں پاؤں مگر
ہونگے قائم زمین ہفتم پر
سب زمینوں سے وہ زمین نیچے
ہے فقط مگر اس فرشتے کے
اور اسکی وہ گردن عالی
زیر عرش عظیم ہووےگی
اوس فرشتے کو ہوگا یہ فرمان
یعنی فرمائیگا خدا سبحان

سید کونین پر بھیجا کرو اکثر درود
کیا فضیلت ہے درود پاک کی صل علیٰ
جلوۂ انگشت ہے عالم کو ویرانہ کریں
خانۂ شوریدہ سر کب تک لکھے جائیگا تو
وصف اُنکا کیجئے جنکی سبب حاصل ہوا
حبذا نام خدا اصل علی صل علیٰ
آفتاب حسن محبوب خدا کے سامنے
عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ
جس کسیکو ہو زیارت صاحب لولاک کی

ہے اگر منظور جنت میں وصال حور عین
حق تعالیٰ تمکو بخشیگا خیال حور عین
حبذا ناز و ادا غنج و دلال حور عین
وصف حال حور عین و صفحال حور عین
یہ جمال حور عین یہ کمال حور عین
روی پاک مصطفیٰ رنگ گال حور عین
ایک فرہ ہے یہ سب حسن و جمال حور عین
باغ رضوان قصر جنت خد و خال حور عین
وہ نہ لائیگا کبھی کافی خیال حور عین

حدیث بست و سوم دلائل الخیرات

وَرُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً تَعْظِیْمًا لِحَقِّیْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْقَوْلِ مَلَكًا لَهٗ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ وَرِجْلَاهُ مَقْرُوْرَتَانِ فِی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی وَعُنُقُهٗ مُلْتَوِیَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ كَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّیْ فَهُوَ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

سہ قوسین بہی مقام اور دولت دوام اسکا ہے
کافی پہ نعت و سلام ہے ایسے کلام مین ہے

غزل در نعت

السلام ای ذات تو لولاک حبیب یزدان
السلام ای یمین حسین و یا مخزن احسان
السلام ای زلف و رخ صبح و نوبت ایجاد جہان
السلام ای گلشن باغ بہار دوران
السلام ای نقش تو ...
ہست ...
السلام ای ... رحمت اجلال
جلوہ ذات ...
السلام ای ... زبان
ای لب لعل صد چشمہ ...
السلام ای شرف ... کنعان
لمعہ عکس ...

گشتہ ویرانہ گیتی ز قدومت گلشن	ہست آباد ز فیض تو بہار عالم
ہست ذات تو بیقین رحمت عالم شاہا	چون نباشد پدر پاک تو بار عالم
کافی تشنہ لب لطف تو خواہد آبی	ای ابر کرمت تازہ بہار عالم

حدیث بست و چہارم دلائل الخیرات

رُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ الْبَتَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُہُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ

یون کہا ہی قسیم کوثر نے	بحر رحمت شفیع محشر نے
کہ قیامت کے دن بہت سے گروہ	آئینگی میرے پاس یا انبوہ
اور کوثر پہ ہوگا اونکا نزول	یعنے حاصل ہی ایسا حسن قبول
مین اونہین جانتا نہین اصلا	اور پہچانتا نہین اصلا
پروہ مجہپر درود پڑہتے تھے	اور اس شغل مین تھے وہ رہتے
یہی پہچان کا سبب ہوگا	یہی قرب حبیب رب ہوگا
کی جو ہوگی درود کی کثرت	اوسکے باعث ملیگی یہ دولت
آئی تقریب ہاتہہ کیا کافی	جس سے پہچان لین جناب نبی
اور جسکے سبب بروز جزا	حوض کوثر پہ ہو گذر اپنا

۲۱

ای تہمتن رسل بود در فقر جارت
با ہمہ ثروت و اقبال سلیمان دربان
رفعت تو فرخ تو خورشید جہان شہرت
عظمت خلق تو ثابت نصوص قرآن
ایک درپوزہ گر انند ز بحر کرمت
منبع و معدن ہم قلزم و ابر نیسان
گر نگاہی فکنی کافی ز عین اعجاز
مشکل کافی در پیش بگردان آسان

حدیث بست و پنجم دلائل الخیرات

رُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ ... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ... عَشْرَ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ...

اسکی اور عرض ہو وقت گذر
ہوگا نور درود ہی سے بہم
اور درود بھیجا خدا سے عزوجل
عرض ہر درود ایک محل
ہر درود و صلوٰۃ کا ملیگا صلہ
قصر جنت ہر ایک کا عالی
مختصر ہو درود یا کہ طولانی
اسکا بدلا ہے ایک قصر جنان

اسکی پانسو برس کی راہ ہو
جسکی گہرای ہو پل صراط کی راہ
ہوگا ہر درود خوان کا درود
ہوگا پل صراط پر نور
اسکے ہاں نور بنکے روز جزا
اور ایسکے درود تھا جو پڑھا
داخل جنت و ریاض جنان
اور اسکو کرے خدائی جہان
قول ثابت پہ یکسان ہو
وہان ثابت درود خوان ہوگا

وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَلْفَ مَرَّةٍ
وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ أَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ
وَثَبَّتَهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَعِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهُ عَلَيَّ
نُورٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَ
أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ أَوْ كَثُرَ

قول ہی یہ جناب احمد کا
کہ درود ایک جسنے مجھپہ پڑھا
اور دس بار جو پڑھیگا درود
اور جو سو درود بھیجیگا
کہ خداے جہان سر و شہود
گر پڑھیگا کوئی ز روی شمار
تن بدن اس درود خوان کا مدام
یعنے اسکے بدن کو رب کریم
اور اسکو خدا رکھے ثابت
یعنے کلمے کو وہ نہ بھولیگا
اور گور و لحد مین جس ہنگام

آفتاب سپہر سرمد کا
اوس پہ بھیجیگا دس درود خدا
اُس پہ ہوینگے سو درود درود
مرے اوپر تو اُسکی ہی یہ جزا
اوسپہ نازل کرے ہزار درود
میرے اوپر درود ایک ہزار
آتش و نار پر رہیگا حرام
بچلائیگا درمیان جحیم
قول ثابت پہ وہ رہے ثابت
موت کیوقت اور روز جزا
آپڑے منکر و نکیر سے کام

۲۲

ہو چکا مطلب حدیث تمام
اب لکھتا ہے درود و سلام

غزل نعت

اے رسالت پناہ تم پہ سلام
شاہ محبوب حق [illegible] سلام
[illegible]

[illegible]

عن ابن مسعود و ابن عمر و انس و ابن عباس رضی اللہ عنہم انشقاق القمر

اس لب جانبخش کی حسن تبسم پر درود
واہ کیا انگلی سے قرص ماہ دو ٹکڑے کیا
حبذا حسن سراپائے جناب مصطفی
عرض بھیجے کافی مشتاق ہر لیل و نہار

اس ورِ دندان کی لمعان و براقت پر سلام
آپکی اعجاز انگشت شہادت پر سلام
اس ملاحت اس صباحت اس وجاہت پر سلام
حبیب لولاک سلطان شفاعت پر سلام

حدیث بست و ششم از کتاب دلائل الخیرات

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْهِ حَاجَتُهٗ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ فَاِنَّهَا تُکْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ

ہے حدیث جناب مصطفوی
جسکو لاحق ہو عسرت و تنگی
اور حاجت بھی اسکی بند رہے
یعنے وہ شخص دستمند رہے
ہے یہ لازم پڑھے درود کثیر
پھرے اور وہ درد و غم کا اسیر
جب کریگا درود کی کثرت
برطرف ہوگی حاجت و عسرت
غم سے فارغ درود خوان ہوگا
رزق و روزی سے کامران ہوگا
جسنے کافی درود خوانی کی
دونوں عالم مین کامرانی کی
بجناب نبی رسول کریم
صد ہزاران تحیت و تسلیم

حدیث بست و ہفتم از کتاب مشارق الانوار

۲۳

غزل در نعت

اک زلزلہ سا گوش کسریٰ مین پڑ گیا	چمکی جو برق شوکت و اجلال مصطفی
دعوا ہوا ہی کان جواہر کا گوش کو	سنکر حدیث لعل پر افضال مصطفی
بس آرزو یہی دل حسرت زدہ کی ہے	سنتا رہے شمائل و احوال مصطفی
کافی ہی اپنے واسطے گر منکر و نکیر	دکہلائین لاکے قبر مین تمثال مصطفی

حدیث بست و ہشتم از کتاب مشارق الانوار

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ لَاهُلْكَ عَلَيْكُمْ اَطْلِقُوْا اِلَى غُمَرِي
قَالَهٗ ظُهَيْرَةً لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ

قول ہی یہ ابو قتادہ کا	کہ جناب نبی نے فرمایا
تم نہ ہوگے ہلاک اے لوگو	کھول لاؤ میرے پیالے کو
آپ نے یہ کہا تھا اس ہنگام	آخر شب جہان کیا تھا مقام
شب تعریس اسکو ہین کہتے	آخر شب تھی وہ جہان اُترے
اور وہ رات جب تمام ہوئی	روز روشن کو صبح دکھلائی
دو پہر بھی ڈہلی جب اس دنکی	آپ نے جب یہ بات فرمائی
اس خبر مین رہا ہی جو اجمال	اسکا شارح نے یون لکھا ہی حال
یعنی تشریف آپ جب لائے	پہر کے جنگ تبوک سے آئے
تھا ترقی پہ موسم گرما	اور اس سرزمین مین آب نہ تھا

غزوۂ نعت

غزل در نعت

۳۵

ای نگاہت جوہر آئینۂ نور یقین — دیدۂ اہل بصیرت ہر زمان قربان تو

ای وجودت آفتاب آسمان معرفت — صد جہان اہل عرفان روشن از عرفان تو

رحم کن رحمی نما ای رحمة للعالمین — ای کلید رحمت حق در کف احسان تو

درد دارم درد سر از لطف بخشا یک نظر — ای شفای درد من وابستہ درمان تو

صد جہان عاصی بمید اشفاعت روز حشر — کم زگوئی در میان عرصۂ جولان تو

میکند ابلاغ تسلیم و سلام بیشمار — بندۂ کافی بروح پر فتوح جان تو

ہم بروح عترت اطہار و اہل بیت تو — ہم بجان پاک اصحاب معظم شان تو

برامید آنکہ بعد از روزگاری بشنوم — یک جواب از لعل سیر آب خندان تو

حدیث بست و نہم از کتاب مشارق الانوار

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اِنِّی لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّی لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ

ہی روایت زبان جابر سے — اوس حدیث وخبر کی ذاکر ہے

کہ جناب نبی ستودہ خصال سے — کہتے تھے ہم سے یہ حقیقت حال

یعنے مکے مین ایک پتھر تھا — میرے اوپر سلام تھا کرتا

اوسکو پہچانتا ہون مین تحقیق — ابتلک جانتا ہون مین تحقیق

ہی یہ مذکور قبل بعثت کا — کہ وہ پتھر سلام کرتا تھا

تاج اعجاز مین گل یکتا
محمد مصطفی حبیب خدا
کیا کہون انکا وصف زیبائی
سارا عالم ہے جسکا شیدائی
کیا کہون خوبی و جمال کا حال
عین اعجاز ہے حسن و جمال
اونکی اعجاز پر کیا شک ہے

٢٦

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحِبُ النَّخْلَةِ الَّتِي كَانَ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

لایق کبریا ہی وہ خلاق ق — جس نے پیدا کیا جہان وفاق
ہی وہ نقاش کارگاہ جمال — جس کا پیدا نہین نظیر و مثال
اوسنے پیدا کیا حسینون کو — رشک خورشید مہ جبینون کو
صانع خالق و قدیر وہ ہے — اپنی قدرت مین بے نظیر وہ ہی
ہی سزاوار اسکو یکتائی — حسن و خوبی جمال و زیبائی
شان وحدت مین ہی لطیف و جمیل — ہے وہ رب جلیل بے تمثیل
یہ تماشا ظہور و کثرت کا — ایک شمہ ہی اسکی صنعت کا
الغرض عین نور و حسن و ضیا — اپنی محبوب کو کیا پیدا
شرف کائنات و موجودات — برتر و بہتر و گزیدہ صفات
بجمال و شمائل احسن — بکمال و خصائل احسن

تھا عیاں اسکی شان زاری سے
اب یہ پہنچتا ہو بیقراری سے

گیا قیامت ستون رہتا ہے
کوئی دم مین دو نیم ہوتا ہے

جب حنین و بکا و نوازی
آپکی گوش پاک تک پہونچی

دیکھکر اس ستون کو بے چین
اوترے منبر سے سرور کونین

عاشق بے زبان پہ لطف کیا
اوسکو آغوش پاک مین پکڑا

اسکی منظور جو تسلی تھی
گرم تسکین رہے جناب نبی

یہ بھی راوی نے یہان کیا مرقوم
ایسا ہوتا تھا اُسگھری مفہوم

جیسے کودک کسی کا ہو گریان
اور اسکو کہین نہ واب ہان

وہ بچھوڑے بکا و زاری کو
ضبط رقت کی اسکو تاب نہو

تھا بس ایسا ہی اس ستونکو جوش
ہو نسکتا تھا یک بیک خاموش

دیر تک گرچہ بیقرار رہا
وصل احمد نے پر خموش کیا

دیکھکر اُسکا نالہ و فریاد
اسطرح آپ نے کیا ارشاد

جوش رقت کا اسکے تھا یہ سبب
تھا یہ محو سماع ذکر رب

اب یہ دولت نصیب منبر ہے
اس لیئے یہ حزین و مضطر ہے

یون بھی وارد ہوا روایت مین
سیر خاتم رسالت مین

کہ سزاوار شان تمکین نے
ایک فرمایا سرور دین نے

مین جو تسکین نہ دیکے سمجھاتا
نالہ و زاری یونہین کیئے جاتا

اشعار

گر صادقی و مومن کامل براہ دین
حب نبی و آل نبی را نگو بدار
قرآن بخوان کہ خوانندۂ قرآن بروز حشر
در ظل خدا برای تو در روز محشر است

وہ قیامت کا روز ... حامل قرآن ... کافی

رسول اللہ کی الفت محبو عین ایمان ہی	فراق مصطفی میں اہل ایمان عمر بھر روئے
تصور آگیا رونے مین جب لمعان دندانکا	تو مشتاق دندان بنی سلک گہر روئے
لب لعل مبارک کی جو مشتاق زیارت تھے	بجای اشک عین شوق مین لخت جگر روئے
بشکل ابر ای کافی یہ مہجورونکا عالم ہی	یہان روئے وہان روئے ادہر روئے اودہر روئے

حدیث سی ویکم از کتاب جامع صغیر نوشتہ شد

عَنْ اَبِی نَصْرٍ اَدِّبُوا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ مَعَ اَنْبِیَائِهٖ وَاَصْفِیَائِهٖ

یہ ابو نصر نے حدیث لکھی	یعنے ہے حکم وامر مصطفوی
ایسا فرماتے تھے نبی کریم	اپنی اولاد کو کرو تعلیم
دو ادب انکو تین چیز کے سات	اور سکھلاؤ انکو تین صفات
ایک تو حب مصطفی مین رہین	اور مصروف اسی ولا مین رہین
دوسری حب اہل بیت نبی	ہووے حاصل باختصاص ولی
تیسری وہ پڑہا کرین قرآن	جس سے حاصل ہو عیش جاودان
کہ بتحقیق دن قیامت کے	حامل مصحف خدا کے لئے
سایۂ رحمت خدا ہو گا	حشر مین ظل کبریا ہو گا

حدیث سی ودوم از مشکوۃ شریف باب مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن سعید بن وقاص لما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی رواه مسلم

روایت ہے سعد سے ... جب نازل ہوئی یہ آیت ...

فاطمہ و حسن حسین و علی	ہیں بلا شک یہ اہل بیت نبی
جو محب نبی ہے ای کافی	اسکو واجب ہے دوستی انکی

رباعی

کافی بگزین تو حب اولاد رسول	نور نظر رسول حسنین و بتول
ہم الفت حیدر بدل و جان بگزین	تا ثمرۂ ایمان تو گردد مقبول

حدیث سی و سوم از مشکوۃ در مناقب اہلبیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عائشہ سے ہوا ہے یوں مروی	کہ حقیقت یہ ایکدن گذری
کہ جناب نبی بوقت سحر	لائے تشریف صبحدم باہر
آپ اوڑھے ہوئے تھے ایک گلیم	تھی منقش گلیم با تکریم
قسم مو کی گلیم والا تھی	کہ عجب نقش ار وزیبا تھی

کافی ۲۹

غزل

ہمکو ابھی کافی محبت عترت اطہار کی	دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

حدیث سی و چہارم مشکوٰۃ شریف باب مناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ

یہ روایت ہے زید ارقم سے
کہ رسول خدا نے فرمایا
اوسکا مولا ہے بس علی ولی
اور تفصیل اس روایت کی
کہ نبی جب اخیر حج سے پھرے
کرکے اصحاب کو وہان اکٹھا
بیش اصحاب زمرۂ اخیار
یعنے وہان یہ حدیث فرمائی
اور یہ بھی لکھا ہے راوی نے
اور کہنے لگے کہ یا حیدر
آج تمنے وہ مرتبہ پایا

اوس صحابی ثقہ مکرم سے
یعنے مین جسکا ہون مولا
ابن عم محمد عربی
اِس طرح سے حدیث میں آئی
بمکان غدیر خم اوتر کے
ہاتھ مین ہاتھ مرتضی کا لیا
کردیا رتبہ علی اظہار
دی علی کو شرف سے آگاہی
کہ یہ نزد علی عمر آئے
ابن عم جناب پیغمبر
کہ ہوے مومنین کے مولا

۳۰

فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد

مرتضی شاہ لافتی کے لیے	اسد اللہ مرتضی کے لیے
اور بہر بتول و بہر حسن	اور بہر حسین ہے یہ سخن
جو لڑے انسے مین لڑون اوس سے	حرب انکی لئے کرون اس سے
اور جو صلح انکی ساتھ کرے	صلح اور آشتی کی بات کرے
مین بھی کرتا ہون صلح اُسکے ساتھ	اوس سے کرتا ہون آشتی کی بات
کافی خاک پاے آل عبا	نظم کیجے ثناے آل عبا

نظم

محبت جسکو ہی آل عبا سے	اوسے الفت ہی ختم الانبیا سے
طہارت اہل بیت شاہ دین کی	ہوئی ثابت کلام انما سے
وہی مومن ہے جسکو ہی محبت	علی حسنین سے خیر النسا سے
عدو انکا عدوی مصطفا ہے	ہوا منقول یہ خیر الورا سے
رہون آل عبا کا مین ثناخوان	یہی کافی تمنا ہے خدا سے

حدیث سی و ششم مشکوۃ شریف باب مناقب اہل بیت سلام اللہ علیہم

عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَۃِ سَمِعْتُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ

حدیث سی و نہم از مشکوۃ شریف باب مناقب صحابہ

قطعہ

اوصاف اہل بیت کرام

غزل

وصف اصحاب کا سنا کافی
اور نہ تمکو مرا کہا کافی
ق نفاق کریگا صحبت غیاب
اسپہ ہوگا عقوبت عذاب
اوسنے اللہ کو کیا ناراض
اور جسنے مجھکو کیا ناراض

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدُکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

ہی یہ قول ابو سعید سعید — وہ صحابی ہے مقتدا و رشید
یعنے کہتے تھے دو جہان کے امام — میرے اصحاب کو نہ دو دشنام
جو کوئی تمسے از برا ے خدا — خرچ کردے پہاڑ سونے کا
یعنے وہ شخص مثل کوہ احد — زر لٹا ویگا بے عدد بے حد
کوہ زر سے زیادہ تر ہو گا — نیم پیمانہ اس صحابی کا
یار حضرت کی کیا فضیلت ہے — اونکی صحبت کی کیا فضیلت ہے
جبکہ ہون اونسے مصطفی راضی — اونسے کیونکر نہو خدا راضی
میری الفت کیواسطے انکو — تمکو یہ چاہئے کہ دوست رکھو
بعد میرے نہ کیجیو ایسا — کہ نشانہ بناؤ تیرون کا
یعنے انکو نہین کرو دشنام — اور نہ لو انکا تم بدی سے نام
ہی تقاضا مری محبت کا — میرے یارونکو تم کہو اچھا
میرے یارون سے جسنے بغض رکھا — بغض گویا کہ اوسنے مجھسے کیا
اور جسنے کہ انکو دی ایذا — وہ تو ایذا مجھی کو دی گویا
اور میرے تئین ستاوے جو — اوسنے ایذا دی میرے خالق کو

[illegible]

مناقب

حدیث سی و نہم از مشکوٰۃ شریف باب مناقب صحابہ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

ہے انس نے بیان کیا ایسا ۔۔۔ کہ فراز احد رسول خدا
ایکدن اسطرح سے آ نکلے ۔۔۔ کہ ابو بکر ساتھ تھے اُن کے
اور فاروق بھی تھے آپکے سات ۔۔۔ اور عثمان مجمع حسنات
الغرض جب گذار فرمایا ۔۔۔ زیر پا ہے نبی پہار ہلا
جنبش کوہ جب ہوئی پیدا ۔۔۔ آپنے کوہ پر قدم مارا
اور اسطرح سے کہا اسکو ۔۔۔ کہ بس اب ای پہار ساکن ہو
یعنے تو جانتا نہین تجہہ پر ۔۔۔ اسگھڑی کون کر رہا ہے گذر
ایک تو ہی رسول حق تحقیق ۔۔۔ دوسرے ساتہ اسکے ہے صدیق
اور یہ دو شہید ہین ہمراہ ۔۔۔ یعنے ہمراہی رسول اللہ
بیان زبان نبی سے بالتحقیق ۔۔۔ ہوئی ثابت صداقت صدیق
اور ثابت ہوئی شہادت بھی ۔۔۔ اسجگہہ سے عمر کی عثمان کی

۳۳

حدیث پنجاہم از مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر

فَيُقَالُ لَهُ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یہ انس کا بیان شافی ہے ۔۔۔ واسطے مومنون کے کافی ہے
یعنے خیر الوری رسول کریم ۔۔۔ ہمکو اسطرح کرتے تھے تعلیم
کہ بتحقیق بندۂ معبود ۔۔۔ گور اپنے مین جب کرے ہے ورود
یار و احباب مُنھ پھراتے ہین ۔۔۔ یعنے اپنے گھرونکو جاتے ہین
اوتھی ہے جو صداے کفش پا ۔۔۔ اونکی آواز پا کو ہی سنتا
دو فرشتے غرض وہان آکر ۔۔۔ اور اوسکو لحد مین بٹھلا کر
اس سے کرتے ہین اسطرح کا سوال ۔۔۔ اور وہان پوچھتے ہین یہ احوال
یعنے دنیا مین تو جو رہتا تھا ۔۔۔ کہتا اس شخص کے لئے کیا تھا
لفظ ہذا الرجل سناتے مین ۔۔۔ شکل حضرت بھی آ دکھاتے ہین
اور کہتے ہین اُس سے وہ انسان ۔۔۔ تجھسے اسبا تکے ہین ہم پرسان
کہ بحق نبی حبیب خدا ۔۔۔ کیسا تو اعتقاد رکھتا تھا

کہو مین اسطرح سے کہتا ۔۔۔ اونکو مین جانتا نہین اصلا
مین تو واقف نہین محمد سے ۔۔۔ اور اوصاف حال احمد سے
مجھکو نسبت نہین ہے انکے ساتھ ۔۔۔ پوچھتے مجھ سے کیا ہو تم ہیہات
اونکی حق مین وہی تھا میرا کلام ۔۔۔ کہتے تھے جس طرح سے اور عوام
پھر وہ کہتے ہین اُس سے او انسان ۔۔۔ نہ پڑھا تو نے کس لیئے قرآن
یعنے پوچھتا اگر کلام خدا ۔۔۔ جانتا مرتبہ محمد کا
حال سے اُنکے تو رہا غافل ۔۔۔ آج ہی تیرے واسطے مشکل
کہکے یہ بات وہ ملک دونو ۔۔۔ ہاتھ مین لیکے گرز آہن کو
اُسکے اوپر وہ چھوڑ دیتے ہین ۔۔۔ پشت و پہلو کو توڑ دیتے ہین
اسپہ پڑتی ہے اسطرح کی مار ۔۔۔ کہ وہ مقہور کافر بدکار
شور بے اختیار کرتا ہے ۔۔۔ بعد مرنیکے غم سے مرتا ہے
شور ہوتا ہے اس قدر برپا ۔۔۔ کہ اُسے وحش و طیر ہے سنتا
جن و انسان پر نہین سنتے ۔۔۔ کہ وہ غافل ہے مطلقا اس سے
جن و انسان بھی اگر سن لین ۔۔۔ ساری عیش و نشاط کو چھوڑین
ای محبان صاحب لولاک ۔۔۔ اب یہ کہتا ہی کافی غمناک
تمکو وہ دولت تمام ملے ۔۔۔ آرزو جسکی انبیا نے کی
میرے کہنے کو تم ذرا مانو ۔۔۔ رتبہ دین احمدی جانو

مناجات

تاریخ اتمام نسیم جنت

از مصنف

قوت دل راحت جان موجب آرام ہی
کافی بیمار کو وصف جناب مصطفی
یہ زبان محتشم تالی بھر عاطی و ناکام ہی
معتقد ہی بسکہ دور مدح خوانی مدح خوان
مصطفی جنکو ایسے کام ہی سے کام ہی
بن بن عرش ہے عطا جنکو لولاک ہون
و نعت رحمت ہی معرفت خاص و عام ہی
عالم نوید مین درگاہ رب العالمین

یعنے نظم نسیم جنت مین		ہوگئی ہو جہان خطا یارب
اپنے پیارے حبیب کے صدقے		اس خطا کو بھی بخشنا یارب
مونس روزگار کافی ہو		نعت و اوصاف مصطفی یارب

غزل در نعت

جسکی باعث کیا جہان روشن	۱	اور خورشید آسمان روشن
مشرق و مغرب و جنوب و شمال	۲	دین احمد سے سر مکان روشن
خوبی و حسن مصطفائی سے	۳	حسن و خوبی کا گلستان روشن
ہی فروغ جمال احمد سے	۴	قصر ہستی کا نابدان روشن
شب اسری مین اونکی قدمون سے	۵	ہوگیا گلشن جنان روشن
ہی وہ شرع منور نبوی	۶	جس سے ہی بزم انس و جان روشن
نعت و اوصاف مصطفی مین رہے		یا الٰہی میری زبان روشن

غزل در نعت

آب وصف صاحب کوثر سی شیرین کام ہی		ماہی کوثر زبان مدح خوان کا نام ہی
نعت و اوصاف جناب مصطفی جسمین نہو		وہ لب و دندان وہ کام و زبان ناکام ہی
عین عرفان خدا عین جناب مصطفی		آہوئے عیب اسکی عین صفا کا نام ہی
رحمت عالم کی امتمین ہمین پیدا کیا		کیا مقام شکر خلاق ذوی الاکرام ہی
یا الٰہی مین بھی پہونچون منزل مقصود کو		کارساز بیکسان اللہ تیرا نام ہی

اتمام ہوئی نسیم جنت
پھر جادہ راست مستقیم جنت
پھر تازہ بہار بستان خزان ہی
سیرابی گلستان جان ہی
ہو طالب روی مصطفی ہی
اس عاشق زار کی دوا ہی

کافی

تاریخ طبع

اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۹۵

اللھم صل علی ... من خلقت ... سعد ... بالعدل

صلوٰۃً لا غایۃ لھا و لا منتھی و لا امد لھا و لا انقضاء
صلوٰۃً دائمۃً بدوامک و علی اٰلہ و صحبہ کذالک والحمد
للہ علی ذالک السلام علیک ایھا النبی الکریم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
یہہ درود شیخ محی الدین المعروف بہ جنید مین سے ہے اور انہون نے
فرمائی ہین کہ جو شخص اس درود کو صبح و شام دس دس بار پرہا
کریگا مستحق اللہ کی خوشنودی کا اور لایق رحمت اترنیکا ہووے
اور بچے رہے اسکے عذاب سے اور دوسرے دکھہ مین ڈالنے والے
چیزون سے۔ اور بلیات اسپر سے ٹل جائینگے اور سب مشکل اسکے
آسان ہو جائینگے۔ اور سخاوی بعضے معتبر بزرگون سے نقل کیا کہ اس
درود کو دس بار پڑہنا مقابل ہے دس ہزار درود پڑہنے کے اور
کہا اس درود کو ایک نادر قصہ ہی انتھی۔ اور شیخ ابن حجر مکی وغیرہ
اس قصے کو اس ڈہب پر بیان کئے ہین کہ ایک ولی تھے ہر رات
دس ہزار درود بھیجا کرتے تھے قضارا ایکبار کاہلے پڑے سو دس
ہزار درود پڑہنے سے عاجز آئے اور اسباب پر بڑا غم کہائے
اسی شب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھے
کہ اس درود کو پڑہکر سنائے اور فرمائے ای فلان اس درود کو
ایکبار پڑہا کر عوض دس ہزار درود کے ہویگا جب وہ درود یاد

وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا
بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ
وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ
وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيدَانِ وَاسْتَقْبَلَ
الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ وَأَرْوَاحَ وَأَهْلَ بَيْتِهِ مِنَّا التَّحِيَّةَ
وَالسَّلَامَ ۝ نقل ہے کہ ایک شخص سلطان محمود سبکتگین کے پاس
آیا اور کہا کہ کل کی شب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
مین دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پر ہزار
درم کا قرض ہے تو آپنے فرمائے سلطان محمود کو میری طرف سے سلام
بولکے ہزار درم مانگ لے کے قرض اپنا پھیر لے تب مین عرض کیا کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاید بادشاہ میری بات کو سچ نہ مانے
تو آپنے فرمائے اسکو یہہ پتا دو کہ تو ہر روز پہلی پچھلی شب مین تیس تیس
ہزار درود میرے پر بھیجا کرتا ہے سو مجھے پہنچا کرتے ہین جب سلطان
محمود اس خوابکو سنا کمال خوشی سے رونے لگا اور اسکی بات کو سچ
جان لیا اور قرض اسکا ادا کیا اور دوسرے ایک ہزار درم اپنے

گل فردوس سے تیار حمائل کر کے — رکھنے سبد سر پہ گروہ حوریان آنا

شاہ لولاک کی میلاد کی محفل ہے آج — عندلیبان جنان نغمہ سرایان آنا

شرف محفل میلاد کہین کیا کافی
ہم سمجھتے ہین شفاعت کا صلا یان آنا

رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا — سر زلف معنبر کو نہ دیکھا

نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال — فروغ عارض گل بو نہ دیکھا

رہے اکثر کف افسوس ملتے — نہ ان ہاتھون کا دستنبو نہ دیکھا

ہزارون کے تڑپنے کا تماشا — قفس مین تو نے وہ گل رو نہ دیکھا

بھلا کہئے کہ کیا دیکھا جہان مین
اگر کافی نے یہان تمکو نہ دیکھا

قیامت تھا وہ صدیق جگر افگار کا رونا — اثر پہنچا شکل بسمل اور وہ ہر بار کا رونا

کہون کیا گریۂ صدیق محراب و زمین — کہ شرمندہ تھا جس سے ابر دریا بار کا رونا

زبان حال سے گرم بکا تھے مسجد و منبر — یہ پر تاثیر تھا حضرت کے یار غار کا رونا

فلک کو بھی ہلاتا تھا ملک کو بھی رلاتا تھا — وہ اس دربار عالیجاہ کے حضار کا رونا

لکھون کیا اس بیان سے دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے — اثر رکھتا ہے یاران شہ ابرار کا رونا

فرشتے آسمانون پر گئے گرم فغان سنکر — جناب مصطفیٰ کے عترت اطہار کا رونا

تمامی حاضران وقت کو بیتاب کرتا تھا — ابوبکر و عمر عثمان علی ہر چار کا رونا

٣٩

کیا ہی محبوبی کی ہے شان ہے سبحان اللہ
ہے وہ سیما مبارک کی نہیں جسکی مثال
رونق روضہ رضوان ہے سبحان اللہ
حسن وہ حسن کہ جس حسن کا عاشق ہے خدا
وصف اس حسن کا قرآن ہے سبحان اللہ
نور ذات نبوی مثل علی اسے کافی
آیت رحمت رحمان ہے سبحان اللہ
محو دیدار رخ خوش ہے فلک گردون پر
کیا یہ تبسم کا ہے سامان ہے سبحان اللہ
واہ کیا جلوہ دیدار ہی ہے سبحان اللہ
کافی ہے دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہم عفار و درد و معصیت اور ہو رنج و غم فکر
محو روبوست سامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حرمی نعمی پر مرہ ہی حاشیہ ہوا ہی خلا ہی

یہ کیسکے مسکر انیکا تصور دلمین آیا تھا	کہ بجلی طور کی سی رات بھر گرتی رہی جان پر
تکلف بر طرف یہ تیر دیوانیکا عالم ہے	کہ جاتا وجد کے عالم مین ہے خار بیابان پر
دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت فرقت	نظر کرتا ہو اور شق قمر شام غریبان پر

قفس مین ہم اسیروں کا بعین یاس ہے کافی
کہلا ہی دیدۂ امید ابتک لطف یزدان پر

عرش برین ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم	خلد سر استان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ محبوب و حبیب رب ہی شہ وہ ہزار عالم کا سبب ہے	سبحان اللہ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ سلطان تمام رسل کا مولا ہادی جز و کل کا	رحمت حق بر جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
باہمہ وسعت روضہ جنت ہی یک ادنا محفل حضرت	ہین بیحد سامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہین وہ شفیع روز محشر ہین وہ قسیم حوض کوثر	سب کچھ ہی شایان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
باعث حسن جن و بشر ہی موجب نور شمس و قمر ہی	مہر رخ تابان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آدم اور سلیمان موسی اور فلک چہارم پر عیسی	ہین مہمان خوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کفیل کار امت آپ شفیع روز محشر	ہین بیحد احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جن و بشر مین سب دنیا مین حور و ملک سب اہل سما مین	جاری ہی فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مظہر رحمت مصدر رافت مخزن شفقت عین عنایت	ذات محمد جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت عالم اسکا لقب ہے خلقت آدم کا وہ سبب ہے	ہر کیا عالیشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جا میں کیا جان جہان کے اور بہارین باغ جنان کی	کیجیے سب قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۴۱

جان کیا ہے اور ماہ عید کیا ہے
باغ رضوان بھی سامان ہیں
باغ رضوان کو فدا ہیں
اسکے قدموں پہ ملک سلیمان اپنی
کرین فدا ملک سلیمان اپنی
سب کا حسن اسکا نہین ایسا
اور رضوان یزدان اسکے ہیں
اسکے سبب عرض ہی احسان ایسا
تاباں ہی حلال عید و جان منفعت
نفس جاں عبد ہے اہل عصیان
ادب ہے مہدی الغفران

ہتا کہان اور مدح خوان ہنچا کہان
کیجیے ختم دعا ہان کیجیے

تجہکو کہنا ہی سزا بای نبی
کافی مداح سامان کیجیے

عجایب ماجرا یہ قصۂ احوال ثوبان ہی
ہوا ثابت ہمین یہ حال عادات صحابہ سے
ملی ہی انکو دولت حب عشق مصطفائی کی
مرض سے بھی چہوڑاتی ہی گنہ سے بھی بچاتی ہی

کہ جس کے حق مین ثابت یہ نزول نص قرآن
کہ حضرت مصطفی کی حب و الفت دین و ایمان
زہی شان محبان حبیب رب رحمان سے
رسول اللہ کی الفت سبھی دردونکا درمان ہی

ریاض حب محبوب خدا کا جو ہوا گلچین
اسی کے واسطے کافی بہار باغ رضوان ہی

۵

دیکہتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
ہر سحر روضۂ مبارک کی زیارت کرتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے
پای اقدس کو اٹہاتے نہ کبہو آنکہونکو
قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتہ آجاتی
خواب مین دولت بیداری ملتی وہ اگر
دشت یثرب مین پہراتے کے پیچھے پیچھے
دست صیاد سے چہٹتے جو ہزارون کیطرح

گل نظارہ کو آنکہون سے اٹہاتے جاتے
داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے
دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے
روکنے والے اگر لاکہ ہٹاتے جاتے
چشم مشتاق مین بھر بھر کے لگاتے جاتے
بخت خوابیدہ کو ٹہوکر سے جگاتے جاتے
دہجیان جیب و گریبان کے اڑاتے جاتے
چمن کعبہ دلبر ہی کو جاتے جاتے

۱۴

ندیکھا آہ دیدار مبارک
رہا کافی کو ارمان تجلی

گو ترقی پہ جمال پہ کامل ہووے
منھہ تو دیکھو کے تیری منھہ کے مقابل ہووے

ماہ کیا سامنے گر آپکے آوی خورشید
دعوہ نور سے خجلت اُسے حاصل ہووے

کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر
آپکے آگے ٹہرنا اُسے مشکل ہووے

شان اجلال پہ آجاوی اگر وہ رخسار
کسکو طاقت ہی کہ اسوقت مقابل ہووے

یہان خوش آتا نہین جز ذکر گل عارض پاک
نعرۂ عود ہو یا صوت عنادل ہووے

ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالے
جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے

آہ برباد نیون جائے میرا نالۂ و آہ
آہ کے ساتھ اگر جذبہ کامل ہووے

ابتو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبراتا ہے
یا الٰہی شب فرقت کبھی زائل ہووے

لائے گر اپکی تصویر نکیر و منکر
کیا عجب گور میری خلد کی منزل ہووے

ہی تمنا یہی دن رات کہ روز محشر
دست کافی مین ترا پایۂ محمل ہووے

تمت

ترجیع بند مولوی امام شہید

قد رعنا کی ادا جانِ زیبا کی یہین
سرمگین آنکھ غضب نازبہری وہ چتون

۴۲

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پوچھا جبریل سے یوں چرخ کے دربانے کہ من
قال واللہ لقد جاء بوجہ احسن
گفت شوقیکہ بدل داشتم اینست ہمن
گاہ آنکھوں سے لگاتا تھا ردا گہہ دامن

قال جبریل معی جد حسین و حسن
اُٹھکے پھر کھولدیا قفل در چرخ کہن
دل من داند و من دانم و داند دل من
اور کبھی کہتا تھا قدموں پہ جھکا کر گردن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب چلا چاند مدینے کا سوے رب جلیل
تخت فردوس کی رکھے کہیں آدم نے سبیل
فرش خلعت کا بچھاتے تھے کسی جا یہ خلیل
روح پر روح لگی کرنے براہ تعجیل

بجھ گئی مہر درخشاں کی فلک کی قندیل
کہ اسی راہ سے گذریگا وہ فرزند جمیل
کہیں یوسف تھے کھڑے اور کہیں اسمٰعیل
جب ہوا نغمہ سرا سدرہ میں یوں اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور کا ہر شجر خلد کا جامہ پہنا
شاخ مرجاں میں زمرد کا لگا تھا پتا
عرض اور طول تھا ہر نخل کا موزوں ایسا

لعل کے پھل کہیں پھولا تھا تو موتی سے پھلا
جسمیں یاقوت کہیں اور کہیں ہیرا تھا جڑا
کہ یقیں سبکو تھا ہی نور کے سانچے میں ڈھلا

۴۳

قصیدہ ناطقیہ

ای نوبہار باغ رسالت سلام ہے
ای سرو بوستان امامت سلام ہے
زیبا ہے تیری ذات کو سرداری دو کون
ای تاجدار ملک ولایت سلام ہے
کب ہو حسن پنظار مقابل ہو آفتاب
ای مہر آسمان سعادت سلام ہے
ہیں سجدہ و قعود ہی دو عالم کا سجدہ گاہ
ای اول ہمہ و بدایت سلام ہے
تجھ سے ہی یا ختم میں ہدایت کا سلسلہ
ای نقشہ ای دائرہ بدایت سلام ہے
یوسف کا حسن آئے تجھ سے ہر سے رسالت کا بسلسلہ
ای ماہتاب عصر ہدایت سلام ہے
ای ناطق علوم تیرا ہر کتاب ہے ارزو
ای پادشاہ ملک عنایت سلام ہے

قصیدہ زینت

۴۴

قاب قوسین کا عقدہ یہ شب وصل کھلا
مل گئے دونوں حدوث اور قدم کے دریا
جب وہاں دید کا اسطور سے نقشہ ٹھہرا
وہ کمانیں جو ملیں دایرہ وصل بنا
فرق کچھ طالب و مطلوب میں باقی نہ رہا
پیہم آنے لگی ہر سمت وحدت سے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسطرح گھر میں بلاتا ہو دلہن کو نوشاہ
انبیا مژدہ دیدار سے ہو کر آگاہ
سارے خوبان جہان دیکھ کے بولینگے کہ واہ
تا وہ محبوب کرے میری طرف مڑکے نگاہ
روز محشر طلب اس شہ کو کریگا اللہ
سب سوا اپکے جلوے کے علاوہ ہونگے ہمراہ
دل سے عشاق جگر خستہ کے نکلیگی آہ
میں بھی پہنچونگا یہ پڑھتا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تو نے بخشی ہے تجھے دوزخ و جنت کی کلید
جامہ حسن پنہایا ہے تجھے تقطیع و برید
روز محشر ہے عشاق کے حق میں ہی عید
کوئی آنکھوں کا قتیل اور کوئی چتونکا شہید
ہے وثیقہ تیرے مختاری کا قرآن مجید
تیرے ہی قد پہ ہوئی ٹھیک قبائے توحید
کیونکہ ہے عام وہاں سب کے لئے رخصت دید
یہی کہتا ہوا پہنچیگا قریب اور بعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

[illegible] یا غوث الاعظم [illegible]
[illegible] الاعظم [illegible]